از عدالتِ عظمیٰ[1]

پاور فنانس کارپوریشن لمیٹڈ

بنام

پرمود کمار بھاٹیہ

تاریخ فیصلہ: 17 مارچ، 1997

[کے راماسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان۔]

قانون ملازمت:

رضاکارانہ سبکدوشی-پیشکش قبول کرنے کا حکم-جب موثر ہوتا ہے-کارپوریشن کی جانب سے اضافی عملے کو فارغ کرنے کے لیے بنائی گئی اسکیم-اسکیم کے تحت رضاکارانہ سبکدوشی کے لیے درخواست دینے والا ملازم-کارپوریشن نے بقایا واجبات کی کلیئرنس کے تابع 20 دسمبر 1994 کی کارروائی کے ذریعے استعفیٰ قبول کر لیا-قبولیت کو 31.12.1994 سے اثر دیا جانا تھا-دریں اثنا کارپوریشن نے اسکیم واپس لے لی-عدالتِ عالیہ کا مؤقف ہے کہ 20.12.1994 کے اس حکم نے ملازم میں ایک ذاتی حق پیدا کیا ہے اور اسے بعد کے احکامات سے الگ نہیں کیا جا سکتا-قرار پایا کہ، آرڈر مورخہ 20.12.1994 ایک مشروط آرڈر ہے جس میں واجبات کی ادائیگی تک آرڈر مؤثر نہیں ہوتا ہے-جب تک کہ رضاکارانہ سبکدوشی یا استعفے کی پیشکش قبول کرنے کے بعد ملازم کو ڈیوٹی سے فارغ نہیں کیا جاتا، ملازم اور آجر کے عدالتی تعلقات ختم نہیں ہوتے-چونکہ رضاکارانہ سبکدوشی کو قبول کرنے کا حکم مشروط تھا اور شرائط کی تعمیل سے پہلے کارپوریشن نے اسکیم واپس لے لی، اس لیے حکم موثر نہیں ہوا-اس طرح ملازم کے حق میں کوئی ذاتی حق پیدا نہیں کیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2416، سال 1997۔

ڈبلیو پی نمبر 2086، سال 1995 میں دہلی عدالت عالیہ کے 1.11.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے پی پی راؤ اور ایس نند راجوگ۔

جواب دہندہ کے لیے اے کے سیکری اور مس مدھو سیکری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل دہلی عدالت کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو سی ڈبلیو نمبر 95/2086 میں 1.11.1996 پر کیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کارپوریشن میں کام کرتے ہوئے، کارپوریشن کی طرف سے اضافی عملے کو فارغ کرنے کے لیے بنائی گئی اسکیم کے مطابق رضاکارانہ سبکدوشی کے لیے درخواست دی تھی۔ ابتدائی طور پر، 20 دسمبر 1994 کی کارروائی کے ذریعے، کارپوریشن نے بقایا واجبات کی کلیئرنس کے تابع ان کا استعفی قبول کر لیا۔ یہ قبولیت 31 دسمبر 1994 سے نافذ ہونی تھی۔ 6 جنوری 1995 کے خط کے ذریعے، اس نے بقایا واجبات میں سے 37 روپے، 521.20 کی رقم کاٹنے کی درخواست کی۔ اس نے یہ بھی درخواست کی:

" "میں ایک بار پھر گزارش کرتا ہوں کہ مجھے پاور فنانس کارپوریشن (PFC) سے مورخہ 31.12.1994 سے مؤثر باضابطہ رِلیونگ آرڈر فوری طور پر فراہم کیا جائے۔ میرے اُس سروس پیریڈ سے متعلق معلومات دی جائیں، جس کے لیے ایکس گریشیا قابلِ ادائیگی ہے، اور میرے واجبات کی فوری ادائیگی کی جائے۔"

اس کی بنیاد پر، اپیل کنندہ کے سینئر وکیل، مسٹر پی پی راؤ کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ مدعا علیہ کی رضاکارانہ سبکدوشی کی قبولیت ایک مشروط تھی۔ وہ خود سمجھتے تھے کہ جب تک انہیں بقایا واجبات کی ادائیگی کے بعد فرائض سے فارغ نہیں کیا جاتا، رضاکارانہ سبکدوشی مؤثر نہیں ہوتی۔ دریں اثنا، رضاکارانہ سبکدوشی اسکیم کو نافذ کرنے کے لیے اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی غلطی کا احساس کرتے ہوئے، جو کہ کارپوریشن پر لاگو نہیں ہوتی کیونکہ کوئی اضافی عملہ نہیں ہے، اپیل کنندہ نے اسکیم کو واپس لے لیا۔ لہذا، مدعا علیہ کو فرائض سے فارغ کرنے کے لیے نہ تو اسکیم تھی اور نہ ہی رضاکارانہ سبکدوشی کا کوئی حتمی حکم تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ کا یہ مؤقف درست نہیں ہے کہ 20 دسمبر 1994 کے حکم نے مدعا علیہ میں ذاتی حق پیدا کیا اور اسے بعد کے احکامات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

ابتدا میں، مسٹر اے کے سیکری مدعاعلیہ کی جانب سے پیش ہوئے اور معاملے پر بحث کی۔ اس سے پہلے کہ حکم دیا جاسکے، مدعاعلیہ خود پیش ہوا اور کہا کہ اس کے وکیل کو فارغ کیا جاسکتا ہے اور اسے معاملے پر بحث کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اس کے مطابق، ہم نے اسے معاملے پر بحث کرنے کی اجازت دی۔ انہوں نے کہا کہ انہیں 20 دسمبر 1994 کے خط پر کی گئی توثیق کی بنیاد پر ڈیوٹی سے فارغ کیا گیا تھا اور 6 جنوری 1995 کو خط لکھنے کا مطلب انہیں ڈیوٹی سے فارغ کرنے کے لیے سرٹیفکیٹ لینا تھا۔ رضاکارانہ سبکدوشی کی قبولیت 31 دسمبر 1994 سے نافذ العمل ہونے کے بعد ان میں ذاتی حق پیدا ہو گیا تھا۔ لہٰذا، عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے مطابق ہے۔

متعلقہ تنازعات کو مدنظر رکھتے ہوئے، جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا مدعا علیہ نے 20 دسمبر 1994 کی کارروائی کے ذریعے رضاکارانہ سبکدوشی کی قبولیت کے بعد کوئی ذاتی حق حاصل کیا ہے؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ آرڈر ایک مشروط آرڈر ہے جس میں واجبات کی ادائیگی ہونے تک آرڈر مؤثر نہیں ہوتا ہے۔ مدعاعلیہ نے خود اعتراف کیا کہ بقایا واجبات کو اسے ادا کی جانے والی رقم سے ایڈجسٹ کیا جاسکتا ہے۔ مانا جاتا ہے کہ ایسی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ لہٰذا، وہ صحیح طور پر سمجھ گیا کہ جب تک اسے اس عہدے کے فرائض سے فارغ نہیں کیا جاتا، بقایا واجبات کی ادائیگی کے بعد، اس کی رضاکارانہ سبکدوشی کو قبول کرنے کا حکم موثر نہیں ہوتا ہے۔

اب یہ قانونی حیثیت طے ہو گئی ہے کہ جب تک ملازم کو ڈیوٹی سے فارغ نہیں کیا جاتا، رضاکارانہ سبکدوشی یا استعفی کی پیشکش قبول کرنے کے بعد، ملازم اور آجر کے عدالتی تعلقات ختم نہیں ہوتے۔ چونکہ رضاکارانہ سبکدوشی کو قبول کرنے کا حکم ایک مشروط تھا، اس لیے شرائط کی تعمیل کی جانی چاہیے تھی۔ اس سے پہلے کہ شرائط کی تعمیل کی جاسکے، اپیل کنندہ نے اسکیم واپس لے لی۔ نتیجتاً، رضاکارانہ سبکدوشی کو قبول کرنے کا حکم موثر نہیں ہوا۔ اس طرح مدعاعلیہ کے حق میں کوئی ذاتی حق پیدا نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا، عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست نہیں تھا کہ مدعاعلیہ نے ایک ذاتی حق حاصل کر لیا ہے اور اس لیے، اپیل کنندہ کو بعد میں اسکیم کو واپس لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ الٹ جاتا ہے۔ رٹ پٹیشن مسترد کر دی گئی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔